جلد ۵۴/۱۹ | ۲۶ امان ۱۳۴۴ ہش ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے

ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا یا ناراض

"استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔ جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے لیکن پھر بھی جب اسے موقعہ ملتا ہے تو وہ اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقت اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو گا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں ماریں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ ۲۴۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۲۵ مارچ بوقت ۹½ بجے صبح۔

حضور کو انفلوئنزا کی تکلیف بدستور چل رہی ہے گو پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ ضعف بھی ہے۔ رات کو نیند آ گئی اس وقت طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

— ربوہ — تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مقررین جاوید حسن متعلم بی۔ ایس سی II اور مرزا فرید احمد متعلم ایف ایس سی I نے مورخہ ۱۷ مارچ گورنمنٹ کالج لاہور میں ینگ سپیکرز یونین کے ماتحت منعقدہ اردو مباحثہ میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے ٹرافی جیت لی۔ نیز کالج کے انگریزی کے مقرر نسیم احمد سیفی نے گورنمنٹ کالج سرگودھا کے آل پاکستان انگریزی مباحثہ میں تیسرا انعام حاصل کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مقررین اور کالج کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

— ربوہ ۲۵ مارچ۔ جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے جو ۲۲ مارچ کو شروع ہوئے تھے کل مورخہ ۲۴ مارچ کی شام کو اختتام پذیر ہو گئے۔ ہر روز علی الترتیب انگریزی اردو اور عربی تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ کل عربی مقابلوں کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے نمایاں امتیاز حاصل کرنے والے مقررین میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے دعا کرائی۔ ازاں بعد جامعہ کے سالانہ عشائیہ میں جملہ مہمانان کرام نیز طلبہ و اساتذہ نے شرکت کی (مفصل خبر کسی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

— مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی انسپکٹر وقف جدید کے فرزند مکرم کریم اللہ صاحب علم الادویہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں مورخہ ۲۵ اور ۲۷ مارچ کو ان کا ایک نہایت اہم امتحان ہو رہا ہے۔ احباب اس امتحان میں ان کی نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء

غیر ملکی مدارس کے مقابلہ میں ملکی مدارس

حال ہی میں لاہور میں پنجاب یونیورسٹی شعبۂ اسلامیات کے قدیم طلبہ کے زیرِ اہتمام "اسلامی اقدار" کے موضوع پر ایک مذاکرہ منعقد کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ

"نوجوان پاکستانی طالبعلم کثیر تعداد میں اپنے مذہب اسلام سے اس لئے دور اور بے گانے ہوتے جا رہے ہیں کہ وہ ایسے سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں، جنکا انتظام و انصرام غیر ملکیوں کے ہاتھ میں ہے۔"

(نوائے وقت ۲۲ مارچ ۱۹۶۵ء)

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک معاصر لکھتا ہے:-

"یہ بات کافی حد تک درست ہے لیکن اس کے لئے صرف غیر ملکی انتظام میں درسگاہوں کو قصوروار قرار دینے کی جگہ ان اربابِ تعلیمات کا بھی سختی سے محاسبہ کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے پاکستان میں دو متوازی تعلیمی نظاموں کو نہ صرف برداشت کیا ہے، بلکہ اُس نظامِ تعلیم سے نسبتاً ترجیحی سلوک کر رہے ہیں جس کے سوتے ملک سے باہر پھوٹتے ہیں غیر ملکی انتظام میں درسگاہوں کے مضر اثرات سے اہل فکر و نظر بے خبر نہیں ہیں۔ ان کے خلاف وقتاً فوقتاً صدائے احتجاج و اضطراب بلند ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ان درسگاہوں کی نقالی اور تقلید میں سرکاری نیم سرکاری اور نجی دائروں میں جو نام نہاد پاکستانی تعلیمی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ ان کے مساوی بلکہ نسبتاً زیادہ مضر اثرات سے چشم پوشی کا مرض نہ صرف بے حد عام ہے۔ بلکہ امیر و مقتدر طبقہ نے ان خاص درسگاہوں کو اپنی معاشرتی برتری اور معاشی فوقیت کی ایک مستقل اور وسعت پذیر شکل دیدی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ امیر و مقتدر طبقہ کا فیشن ملک کے غریب و محروم لوگوں کے لئے روز افزوں عذاب بنتا جا رہا ہے۔ ستم ظریفی کی حد یہ ہے کہ اربابِ اقتدار اور ناظمین تعلیمات ملک میں وحدتِ فکر کا ڈھنڈورہ پیٹتے نہیں تھکتے۔ لیکن تعلیمی نظام میں جو دوئی وحدتِ فکر کی ہی نہیں۔ معاشرتی مساوات اور مساوی مواقع کی بھی مٹی پلید کر رہی ہے اس کو پرورش کرنے میں اس طرح انہماک کا مظاہرہ کر رہے ہیں کہ اگر ان سے کوئی کوتاہی سرزد ہو گئی تو ان کی ترقی پسندی پر کوئی ایسا داغ لگ جائے گا جس کے دیکھنے اور نظر آنے سے وہ مارے ندامت کے دنیا کے سامنے سرنگوں رہنے پر مجبور ہوں گے۔"

(ایضاً)

جہاں تک پاکستانی قوم کی باہمی مساوات کا تعلق ہے یہ صحیح ہے۔ لیکن اس لحاظ سے درست نہیں ہے کہ بعض ایسے سکول بھی ملک میں ضرور ہونے چاہئیں جو معمولی سکولوں سے بعض لحاظ میں مختلف ہوں۔ مثلاً جو لوگ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے فوج میں ملکی خدمات بجا لائیں۔ اگر شروع ہی سے ایسے بچوں کے لئے خاص تعلیم و تربیت کا انتظام ہو تو ملک کے لئے ضرر رساں نہیں ہو سکتا۔ یا اگر والدین یہ چاہیں کہ ان کے بچے سول سروس میں یا کسی اور خاص پیشہ میں جائیں تو قدرتی طریقہ یہی ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت شروع سے ہی ویسی ہونی چاہیئے۔ عام سکولوں میں اس کا انتظام کرنا مشکل ہے کہ ہر بچہ کو اس کے والدین کے عزائم کے مطابق شروع سے ہی ویسی تعلیم و تربیت دی جا سکے۔ اسی استثناء میں شاید کنڈر گارٹن سکول بھی آتے ہیں۔ جن کے تعلیمی اخراجات فی الحال ایک غریب شہری برداشت نہیں کر سکتا۔ اور نہ حکومت شاید اتنا روپیہ صرف کر سکتی ہے۔ اس کے باوجود ہماری رائے یہ ہے کہ K.G سکولوں میں شروع ہی سے اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق کے مطابق بچوں کی تربیت کی جانی چاہیئے۔ اور حکومت کو چاہیئے کہ ایسے سکولوں کی خاص طور پر نگرانی کرے تاکہ ان کا معیار اتنا بلند ہو جائے کہ مشنری سکولوں میں بچوں کو بھیجنے کی قطعاً ضرورت نہ رہے۔ جو لوگ اپنے بچوں کو غیر ملکی سکولوں میں بھیجتے ہیں وہ اسی لئے بھیجتے ہیں کہ ان کی دانست میں ان سکولوں کا معیار تعلیم و تربیت اونچا ہوتا ہے۔ مگر اب چونکہ ایسے ملکی سکول جابجا کھل گئے ہیں۔ اگر ان میں اسلامی تعلیم و تربیت کا اضافہ کر دیا جائے تو ہمیں یقین ہے کہ ہمارا مقتدر طبقہ بھی اپنے بچوں کو غیر ملکی سکولوں میں بھیجنا بند کر دے گا۔ یہ درست ہے کہ فی الحال ملکی K.G سکولوں کا معیار اتنا بلند نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ لوگ جو غیر ملکی سکولوں کا خرچ برداشت کرتے ہیں اپنے سکولوں کی طرف متوجہ ہوں تو ان کا معیار بھی بلند ہو سکتا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر ان سکولوں میں جو خاص قسم کی تعلیم و تربیت کے لئے کھولے جاتے ہیں مثلاً K.G سکول میں اسلامی تعلیم اور تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہو تو ان سکولوں کے طلبہ اور عام سکولوں کے طلبہ کی تعلیم و تربیت میں اخلاقی لحاظ سے بھی کوئی فرق نہیں رہنا چاہیئے کیونکہ صحیح اسلامی تعلیم یہی ہے کہ انسان سادہ زندگی بسر کرنا سیکھے اور مال و دولت کی وجہ سے مغرور نہ ہو اور کسی کو حقیر نہ سمجھے۔ اس کے باوجود حق بات یہی ہے کہ ملک کے تمام بچوں کی تعلیم و تربیت یکساں طور پر ہونی چاہیئے اور عام سکولوں کا معیار بھی بلند ہونا چاہیئے۔ موجودہ حالت تو یہ ہے کہ عام سکولوں میں نہ صرف بچوں کو بٹھانے کا کوئی انتظام نہیں ہوتا بلکہ اکثر سکولوں میں تو عمارت بھی کافی نہیں ہوتی۔ یہ خاص فکرمندی کی بات ہے۔ اس کے علاوہ اکثر پرائمری سکولوں میں استادوں کی بھی کمی ہوتی ہے اور ایک ایک درجہ میں طلبہ کی اتنی بھرمار ہوتی ہے کہ استاد اکثر انفرادی طور پر بچوں سے بالکل نا آشنا رہتے ہیں۔

اس ضمن میں دو تین باتیں اور بھی قابلِ اعتنا ہیں۔ اول یہ کہ ابتدائی مدارس میں اعلیٰ تعلیمیافتہ مدرس نہیں ہوتے جو تعلیم کے جدید ماہر سمجھے جاتے ہوں۔ حالانکہ چاہیئے کہ نوخیز بچوں کی تعلیم و تربیت ایسے ہاتھوں میں دی جائے جو بچوں کی نفسیات کا جدید علم رکھتے ہوں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم دو ایسے مدرس ابتدائی درجوں کے لئے ضرور ہوں۔ جنہوں نے بچوں کی نفسیات کا کورس کیا ہوا اور جو گریجویٹ ہوں۔

دوسرا امر یہ ہے کہ ابتدائی عمر میں بھی چونکہ انسانی اخلاق کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں اس لئے ابتدائی تعلیم کے لئے حکومت کو اعلیٰ تعلیم سے زیادہ خرچ کرنا چاہیئے۔ مگر اس وقت حالت یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے مقابلہ میں ابتدائی تعلیم کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔

تیسری بات جو بہت اہم ہے اور جو گذشتہ سائنس کانفرنس کراچی کے دوران ڈاکٹر عبدالسلام شہرہ عالم پاکستانی سائنسدان نے ریڈیو پاکستان کے نمائندہ کو ایک ملاقات میں کہی ہے یہ ہے۔ کہ پاکستان میں تعلیم کو حکومت کی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ برطانیہ میں یہ ذمہ داری عوام نے اپنے اوپر لے رکھی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ میں جتنا روپیہ تعلیم پر خرچ ہوتا ہے اس کا معتدبہ حصہ عوام اور بڑی بڑی فرموں اور کارخانوں کی طرف سے آتا ہے۔ اس لئے اگر ہمارے عوام اور مقتدر لوگ اس طرف توجہ دیں تو ہمارا ہر سکول K.G سکول بن سکتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ روپیہ ہی مہیا کرنا کافی نہیں بلکہ چاہیئے کہ ایک بستی یا محلہ کے عوام جہاں ابتدائی سکول ہوں اپنے بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لیں اور ہیڈ ماسٹروں سے مل کر سکول کی حالت بہتر بنانے کی تجاویز سوچیں۔ ہیڈ ماسٹروں کو بھی چاہیئے کہ وہ گاہ بگاہ تعطیل کے دن بستی یا محلہ کے اجتماع منعقد کیا کریں۔ اور ایسے مخلص کارکن پیدا کریں جو اپنے حلقہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق عوام کی دلچسپی بڑھائیں۔

ابتدائی عمر میں انسان کی آئندہ زندگی کی بنیاد پڑتی ہے۔ ایک انگریز شاعر نے کہا ہے کہ بچہ انسان کا باپ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو عادات ایک بچہ طفولیت کے ایام میں سیکھتا ہے وہ پختہ ہو کر اس کی آئندہ عمر میں اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ اور جیسے اٹھان ہوتی ہے ویسا ہی انسان آخر میں بنتا ہے۔ بچپن کی بگڑی ہوئی ذہنیت پھر کبھی نہیں سنورتی۔ ماڈل یا K.G سکول حکومت نے قوم کے نمونہ کے لئے بنائے ہیں اس لئے جب تک ابتدائی سکولوں پر اتنا روپیہ خرچ ہونے کی توفیق نہ ملے گی ملک کے عوامی اخلاق بلند نہیں ہو سکتے۔

موجودہ حالات میں یہ مستحسن نہیں ہے کہ نمونہ کے سکولوں کو توڑ دیا جائے اور ان کو بھی موجودہ عام سکولوں کی سطح پر لایا جائے۔ بلکہ اس کے الٹ ہونا یہ چاہیئے۔ کہ موجودہ عام سکولوں کو ماڈل سکولوں کی سطح پر لے جایا جائے۔ اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہمارے مخیر لوگ ابتدائی سکولوں کے لئے خاص طور پر عطیات دیں۔ چاہیئے کہ ہمارے ماہرینِ تعلیم دوسرے ممالک خاص کر برطانیہ کے ابتدائی مدارس کے متعلق خاص مطالعہ کریں۔ اور حکومت اور عوام کے تعاون سے یہاں ایسے ابتدائی سکول کھولے جائیں کہ آج جو تفاوت ہم عام سکولوں اور ماڈل سکولوں میں دیکھتے ہیں وہ بالکل مٹ جائے۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ تفاوت جو ہم دیکھ رہے ہیں اس سے لازماً وہ برائیاں پیدا ہو رہی ہیں جن کا معاصر شاکی ہے۔ اس لئے جتنی جلد ہو سکے اس امتیاز کو ختم کرنا چاہیئے۔

"جو انسان نافع الناس اور خدا تعالےٰ کے دین کا خادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود بخود اس کی عمر اور صحت میں برکت ڈال دیتا ہے اور شر الناس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۱)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ رُوداد

کالج کی تعلیمی ۔ تربیتی ۔ علمی اور ادبی مساعی

(۲)

فضل عمر ہوسٹل

امسال ہوسٹل میں طلباء کی تعداد ۲۷۵ اور ۲۲۵ کے درمیان رہی۔ گنجائش کی کمی کی وجہ سے چار کوٹھیاں کرایہ پر لی گئیں لیکن پھر بھی پچھتر کے قریب طلباء کو داخلہ نہ مل سکا۔ عدم گنجائش کی وجہ سے بک روم، کوٹھیوں کے باتھ رومز اور برآمدے رہائش کے کام میں لائے گئے۔

طلباء کی تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا رہا طلباء کی تعلیمی اخلاقی۔ اوقات مطالعہ اور نماز کی پابندی ہوسٹل میں صبح و شام کی حاضری اور دیگر کوائف کی نگرانی کی جاتی رہی۔ ہر طالب علم کے والدین یا سرپرست کو اس سلسلے میں مفصل رپورٹ ماہ بماہ باقاعدگی کے ساتھ بھجوائی جاتی رہی۔ نماز باجماعت میں باقاعدگی کا خیال رکھا گیا۔

درسِ قرآن مجید اور درسِ حدیث حسبِ دستور ہوتا رہا۔ رمضان المبارک میں تمام طلباء کو درس قرآن پاک کے لئے مسجد مبارک میں جانے کی تلقین کی جاتی رہی۔ اور تمام خدام کی حاضری لازمی قرار دی گئی۔

سگریٹ نوشی، سینما بینی اور دیگر لغویات کی روک تھام کی کوشش کی گئی۔ صبح کی اجتماعی پی ٹی کروائی جاتی رہی۔

احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی تلقین کی جاتی رہی اور ان میں اس طرف دلچسپی پیدا کرنے کے لئے حضورؑ کی تین کتب۔ کشتی نوح۔ ضرورۃ الامام اور مسیح اسلام کا امتحان لیا گیا۔ اول۔ دوم سوم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے طلباء کی دلچسپی کے باعث یہ پروگرام آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

ہر طالب علم کے لئے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ ساڑھے گیارہ بجے رات تک مطالعہ کرے۔ اور وقت ضائع نہ کرے۔ ہوسٹل کے جملہ انتظامات بشمول کامن روم، میس، لٹریری سوسائٹی، طلباء کی باہمی شکایات، ان کے فیصلوں کی نگرانی۔ وارڈن ٹیوٹر اور پریفیکٹس نے کی۔ اور مختلف کمیٹیوں نے ان کا ہاتھ بٹایا۔ والدین سے اور خاکسار پرنسپل سے رابطہ قائم رکھا گیا۔ ہوسٹل کے کمروں کی سفیدی ڈائنیٹرز لیبر نے کی

میس

میس کمیٹی جس کے سپرد میس کا انتظام ہے محنت اور تدبر سے مصروف کار رہی۔ اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ کے باوجود میس کا خرچ ساڑھے پانچ آنے فی حاضری رہا۔ ہر قسم کی بچت کرنے کی کوشش کی جاتی رہی۔ ہر چیز تھوک نرخوں پر خریدی جاتی رہی۔ حسب سابق ناشتہ سستے داموں مہیا کیا جاتا رہا۔ ناشتہ کی حاضری کا خرچ سوا دو آنے سے اڑھائی آنے تک رہا۔ حسب سابق غریب طلباء کے لئے مفت ناشتے کا بندوبست رہا۔ کمیٹی نے نوکروں کی گرم وردی اور کپڑوں کا انتظام کیا۔

ہوسٹل یونین

ہوسٹل یونین نے دیگر مجالس کی نگرانی کی۔ کیو بکلز۔ کمروں، سیٹیوں اور عام صفائی کے سالانہ مقابلے ہوئے۔ اول اور دوم آنے والے طلباء انعامات کے مستحق قرار پائے۔

کامن روم

کامن روم طلباء کی گوناگوں دلچسپیوں کا خاص مرکز ہے۔ طلباء کو فارغ اوقات میں فضول خوش گپیوں سے بچانے کے لئے کامن روم میں ان ڈور کھیلوں کا بندوبست کیا گیا۔ اور دیگر کھیلوں کا نیا اور عمدہ سامان مہیا کیا گیا۔ کامن روم کی گہما گہمی اور چہل پہل ہوسٹل کی زندگی کا خاص جزو ہے۔

لٹریری سوسائٹی

یہ سوسائٹی ہوسٹل کی علمی اور ادبی سرگرمیوں کی نگران ہے۔ اس سوسائٹی نے طلباء میں علم حاصل کرنے کی جستجو پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھی۔ سوسائٹی کے زیر اہتمام دوران سال (۱) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (۲) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس (۳) مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب (۴) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (۵) مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب (۶) مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (۷) مکرم پروفیسر محمد علی صاحب (۸) مکرم میر حبیب علی صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر سپورٹس مشرقی بنگال نے مختلف اہم موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

کتب خانہ

ہوسٹل میں لائبریری موجود ہے جس سے طلباء وقتاً فوقتاً مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ امسال تقریباً ۸۰ طلباء نے لائبریری کتب سے استفادہ کیا۔ اور امسال ۹۰ کتب کا اضافہ ہوا۔

شفاخانہ

اساتذہ، طلباء اور متعلقہ ملازمین کو طبی امداد مفت مہیا کی جاتی رہی۔ خاص کر بیمار طلباء کی دن رات تیمارداری کی جاتی رہی۔ ہوسٹل اور ہوسٹل کے نواح میں جراثیم کش ادویہ کا باقاعدہ چھڑکاؤ کیا جاتا رہا۔

دفتر ہوسٹل

ہوسٹل میں طلباء کی تعداد میں ازدیاد کی وجہ سے کام بہت بڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے دفتر کے عام اوقات ناکافی ثابت ہوئے۔ طلباء کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت کالج اوقات کے علاوہ بھی دفتر کھولنے کا بندوبست کیا گیا۔ امانتوں کے حساب کے لئے مخصوصاً دفتر مغرب اور عشاء کے درمیان کھلتا رہا۔ آئندہ سال انشاء اللہ تعالیٰ نئے ہوسٹل کی تعمیر ہونے کے بعد رہائش کی سہولت بہتر ہو جائے گی۔

نظام تنظیم (پراکٹوریل سسٹم)

فضل عمر ہوسٹل سے باہر ربوہ کے محلہ جات میں رہنے والے طلباء کی نگرانی اور تربیت کے لئے کالج میں پراکٹوریل سسٹم قائم ہے۔ تا اس بات کا خیال رکھا جا سکے۔ کہ طلباء رات کے وقت مقررہ اوقات میں اپنے گھروں میں موجود رہیں تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ کسی قسم کی آوارگی کے مرتکب نہ ہوں اور مقررہ قواعد و ضوابط کی پابندی کریں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے امسال بھی پراکٹرز کی امداد اور طلباء کی نگرانی کے لئے کالج کے طلباء میں سے محلہ دار پراکٹوریل مانیٹرز مقرر کئے گئے۔

طلباء کی محلہ دار فہرستیں تیار کی گئیں۔ کالج پراکٹرز اور پراکٹوریل مانیٹرز وقتاً فوقتاً محلہ جات کے دورے کر کے اس بات کی نگرانی کرتے رہے۔ کہ طلباء مقررہ اوقات میں اپنی رہائش گاہوں سے غیر حاضر نہ ہوں غیر حاضر طلباء سے بازپرس کی جاتی رہی اس بات کی نگرانی کی جاتی رہی طلباء بغیر اجازت ہوسٹل سے باہر رہائش نہ اختیار کریں۔ کالج یونیفارم سے متعلق قواعد کی پابندی کروائی گئی۔

نظام تربیت { Tutorial System

امسال نظام تربیت کو نئے خطوط پر منظم کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) کالج کے طلباء کو ۲۰ مختلف گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کی نگرانی چیف ٹیوٹر کے سپرد ہے۔ ہر ایک گروپ کا الگ الگ نام ہے جو اس گروپ کے لئے نشانِ راہ (motto) کے طور پر ہے مختلف گروپ مختلف اساتذہ کے سپرد ہیں جو اپنے اپنے گروپ کے طلباء کی علمی۔ اخلاقی۔ روحانی جسمانی۔ غرض ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار اور نگران ہیں۔ گویا کہ بیس گروپ بیس تربیتی اکائیاں (units) ہیں۔ اور گروپ کے نگران ان کے مربی ہیں۔

(۲) نظام تربیت کی غرض و غایت تلقین عمل اور ذاتی اثر کے ذریعہ طلباء کی ہر رنگ میں تربیت کرنا ہے۔ انتظامی اقدامات کے ذریعہ نظم و ضبط کا قیام اس نظام کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ اس طرح گروپوں کے تربیتی اجلاسوں سے دانستہ غیر حاضر رہنے والے طلباء کے خلاف تادیبی کارروائی کرنا بھی اس نظام کے دائرہ عمل میں نہیں۔ یہ حق حضرت پرنسپل کو ہی حاصل ہے۔

(۳) ایم۔ اے کے طلباء کی تربیتی نگرانی صدر شعبہ کے سپرد ہے۔

(۴) اس نظام تربیت کے تحت ہر جمعرات کو متعلقہ استاد کی نگرانی مختلف گروپوں کے اجلاس انعقاد پذیر ہوتے ہیں۔ جن میں اساتذہ کرام طلباء کو مختلف دینی اور اخلاقی موضوعات پر تلقین عمل کرتے ہیں۔ سہولت کے پیش نظر ایک وقت میں طلباء کی نصف تعداد تربیتی اجلاس میں شریک ہوتی ہے۔ اور نصف تعداد درس میں شامل ہوتی ہے۔ اس طرح باری باری طلباء

درس بھی سُن لیتے ہیں اور تربیتی اجلاسوں میں شمولیت بھی کر لیتے ہیں۔

خاکسار بھی وقتاً فوقتاً مختلف تربیتی اجلاسوں میں شریک ہو کر اساتذہ اور طلباء کے طریق کار کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔

ہم طلباء کی اخلاقی و روحانی تربیت کے لئے اپنی سی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ ان مساعی کو بار آور کرنا خدائے بزرگ و برتر کے دستِ قدرت میں ہے جو ہدایت دینے والا اور سینوں کو اپنے نور سے منور کرنے والا ہے۔ میں آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی ہماری اِن مساعی کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے دعائیں فرماتے رہیں، تا ہم اپنے مستقبل کی عمارت کو اخلاقی و روحانی بنیادوں پر استوار کر سکیں اور مستقبل کے یہ شہری اِس ادارہ سے امن، سکون اور اخلاقی اقدار کے علمبردار ہو کر نکلیں۔

مجلسِ ارشاد

طلباء میں مذہب کے ساتھ وابستگی اور روحانی و اخلاقی اقدار پیدا کرنے اور انہیں صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے کالج میں مجلس ارشاد قائم ہے۔ دورانِ سال اس مجلس کے تحت مکرم مولانا ابوالہاشم خاں رُکن اسلامی مشاورتی کونسل پاکستان نے "میرے نزدیک اسلام کا کیا مفہوم ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی اور مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جج عالمی عدالتِ انصاف نے سوال و جواب کے انداز میں طلباء سے خطاب فرمایا اور انہیں انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا محمد شریف صاحب سابق مبلغ گیمبیا و بلادِ عربیہ نے "غیر ممالک میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

المنار

کالج کا میگزین "المنار" دورانِ سال باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ اساتذہ اور طلبہ نے دورانِ سال المنار سے خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔

اُردو اور انگریزی حصہّ کے ساتھ عربی کے مضامین بھی شائع ہوتے رہے۔ دورانِ سال ایک ضخیم سالنامہ بھی شائع کیا گیا۔

مجلسِ عمومی

مجلسِ عمومی کے زیرِ اہتمام مندرجہ ذیل اجلاس ہوئے۔

۱۔ اُردو مباحثہ۔ قرارداد یہ تھی:۔
"دورِ حاضر کا انسان اپنے آباؤ اجداد کی نسبت زیادہ خوش ہے"

۲۔ مؤرخہ ۱۷ فروری ۶۵ء کو کالج کا سالانہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔

۳۔ مورخہ ۱۸ فروری ۶۵ء کو Prof. John. G. Westover, Visiting fulbright lecturer in history. University of Pakistan and the United State The Panjab نے Develping Nations. کے موضوع پر طلباء سے خطاب کیا۔

۴۔ مورخہ ۲۳ فروری ۶۵ء کو ایک آل ربوہ انگریزی و اُردو مباحثہ منعقد ہوا۔ جس میں مقامی تعلیمی اداروں، جامعہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور کالج ہٰذا کے مقررین نے شرکت کی۔ قرارداد یہ تھی:۔

"The Second U.N is a crying need of the hour"

"دوسری انجمنِ اقوام وقت کی ایک اہم ضرورت ہے"

دورانِ سال کالج کے مقررین نے دوسرے کالجوں میں منعقد ہونے والے آل پاکستان مباحثات میں شامل ہو کر اپنے کالج کی نمائندگی کی اور انعامات حاصل کئے۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ کل بین الکلیاتی انگریزی و اُردو مباحثات مورخہ ۳ و ۴ مارچ کو منعقد ہوئے۔ موضوع یہ ہیں:۔

"Truth is more popular in the world than falsehood"

"زندگی سکھ سے نہیں دُکھ سے نکھرتی ہے"

بزمِ اُردو

اب کے برس اس بزم نے پہلی بار کُل پاکستان اردو کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس کا افتتاح ملک کے نامور نقاد ڈاکٹر وزیر آغا نے کیا۔ اس کانفرنس میں ملک کے بعض چیدہ اُدبا اور ماہرین تعلیم نے شرکت کی جن میں سے درج ذیل اصحاب نے اہم فنی اور تعلیمی امور پر روشنی ڈالی:۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا ایک اہم مضمون پڑھ کر سنایا گیا۔ جسے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔ مضمون کا عنوان تھا "اُردو رسائل زبان کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟" ان کے علاوہ متعدد اصحاب نے اہم مقالے پڑھے۔

ان مقالاجات کے علاوہ تین غیر ملکی طلباء مکرم یوسف عثمان صاحب افریقہ، مکرم عبدالقاہر صاحب ترکستان اور مکرم عبدالرؤف صاحب جرمن نے "ہمیں اردو سے کیوں محبت ہے؟" کے موضوع پر اپنے مضامین پڑھے۔

مکرم اختر حسین صاحب صدر انجمن ترقی اُردو پاکستان اور مکرم ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی نے خاص طور پر اس کانفرنس کے لئے پیغامات ارسال فرمائے۔

اس کانفرنس میں پاکستان کے مختلف گوشوں سے آئے ہوئے کم و بیش ۷۵ کے قریب مندوبین شریک ہوئے۔

مجلسِ سائنس

دورانِ سال اس مجلس کے کُل چار اجلاس ہوئے جن میں چھ طلباء نے مختلف سائنسی موضوعات پر مقالے پڑھے۔ مکرم حبیب اللہ خاں نے ایک ایک مفید معلوماتی لیکچر دیا اور ڈاکٹر ایس۔ اے دُرّانی ایم۔ ایس سی، پی ایچ ڈی ڈائرکٹر اٹامک انرجی کمشن لاہور نے "پاکستان اور اٹامک انرجی" کے موضوع پر ٹھوس معلوماتی لیکچر دیا۔ اس کے بعد سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں کیپٹن علی ناصر زیدی مستند سائنسی کتب کے مصنف نے بھی حصہّ لیا۔

مجلسِ عربی

سالِ رواں کے دوران یہ مجلس سرگرم عمل رہی۔ افتتاحی اجلاس میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلادِ عربیہ نے عربی زبان کی اہمیت پر عربی زبان میں تقریر فرمائی۔ اسی طرح عربی میں ایک مباحثہ منعقد کیا گیا جس میں طلباء نے ذوق و شوق سے حصہّ لیا۔ معیار خاصہ حوصلہ افزا تھا۔

مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صدر شعبۂ عربی نے تجوید القرآن کے موضوع پر تقریر کی۔ سالانہ کُل ربوہ حُسنِ قرأت کا مقابلہ ہوا۔

مجلسِ عُلومِ عمرانیات

مجلس ہٰذا سیاسیات اور اقتصادیات کے طلباء پر مشتمل ہے۔ اس مجلس کے تحت قومی اور بین الاقوامی سطح پر سیاسی و اقتصادی مسائل کے بارہ میں طلباء میں صحیح شعور پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اِس مقصد کے لئے طلباء سے مقالے تیار کروائے جاتے ہیں اور متعلقہ امور و مسائل پر ماہرین کو مدعو کر کے تقاریر کا انتظام کیا جاتا ہے۔

دورانِ سال مجلس کے تحت مختلف اجلاسوں میں اہم مقالے پڑھے گئے۔

بزمِ فارسی

بزمِ فارسی کے زیرِ اہتمام ایک اجلاس میں مکرم مولانا عبدالخالق صاحب سابق مبلغ ایران نے ادبیاتِ پاکستان کے موضوع پر فارسی میں تقریر فرمائی۔

صحتِ جسمانی

شعبہ تعلیم صحت و ورزشِ جسمانی کے تحت جہاں طلباء کو اجتماعی طور پر ورزشِ جسمانی کروائی جاتی رہی۔ وہاں ان کے لئے علیحدہ کھیلوں کا بھی باحسن انتظام کیا گیا۔ اس وقت خدا کے فضل سے باسکٹ بال، نٹ بال، ہاکی، کرکٹ، بیڈمنٹن، والی بال اور رونگ کے مکمل انتظامات ہیں اور مختلف اساتذہ کی نگرانی میں طلباء ان کھیلوں میں ذوق و شوق سے حصہّ لیتے ہیں۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہمارے کالج کی بورڈ کی ٹیموں نے والی بال، باسکٹ بال کی زونل چیمپئن شپ حاصل کی اور کبڈی میں رنرز اپ رہے۔ اسی طرح یونیورسٹی ٹیموں نے باسکٹ بال اور رونگ کی چیمپئن شپ جیتی۔ اور بورڈ میں انٹرزونل ٹورنامنٹ میں باسکٹ بال میں رنرز اپ رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللّٰہم زدفزد۔

باسکٹ بال

ربوہ باسکٹ بال کے حلقوں میں ملک گیر شہرت کا مالک ہے اور ملک کے معدودے چند اہم مراکز میں شمار ہوتا ہے۔ ابھی سنٹرل اور نیشنل مقابلے ہونے باقی ہیں اس لئے باسکٹ بال کی سرگرمیوں کا یہ اہم ترین حصہّ چھوڑ کر باقی رپورٹ درج ذیل ہے:۔

۱۔ امسال ہماری یونیورسٹی ٹیم نے خدا تعالیٰ کے فضل سے نمایاں اعزاز کے ساتھ یونیورسٹی چیمپئن شپ جیت لی اور فائنل تک یونیورسٹی کی معیاری ٹیموں کو outclass کیا۔ یونیورسٹی ٹورنامنٹ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سکور کا اوسط اسّی کے لگ بھگ رہا۔ نصیر احمد ابدا نے دو مرتبہ ذاتی سکور کا ریکارڈ توڑا۔ آخری ریکارڈ اب ۴۴ پوائنٹ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ٹیم کے کپتان خالد تاج تھے۔

۲۔ ہماری بورڈ کی ٹیم زونل فائنل جیت کر انٹرزونل فائنل میں شامل ہوئی۔ اور فائنل میں پہنچ کر رنرز اپ کی ٹرافی حاصل کی۔ ٹیم کے کپتان کلیم اللہ تھے۔ الحمد للہ۔

۳۔ ہماری یونیورسٹی ٹیم نے آل پاکستان ٹورنامنٹ زرعی یونیورسٹی لائل پور میں فائنل میں اسلامیہ کالج لاہور کو شکست دے کر چیمپئن شپ جیت لی۔ الحمد للہ۔

۴۔ ہماری کالج کی کلب سنٹرل اولمپک میں شامل ہوئی اور پولیس کی ٹیم کو سات پوائنٹ پر ہرا دیا۔ یاد رہے کہ تھوڑا عرصہ پہلے چھٹے آل پاکستان ٹورنامنٹ ربوہ میں پولیس کی ٹیم ایئر فورس کی ٹیم کو ہرا کر فائنل جیت چکی تھی۔ جبکہ ایئر فورس نے ربوہ کو ہرایا تھا۔ اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے ایک مشہور شخصیت نے کہا کہ آپ کی اس کامیابی سے باسکٹ بال کے حلقوں میں تہلکہ بپا ہو گیا ہے۔

۵۔ ساتواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان و شوکت اور کامیابی کیساتھ ۲۵، ۲۶، ۲۷ فروری ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوا۔ یہ سکول، کالج اور کلب تین سیکشنوں میں کھیلا گیا۔ ربوہ کی مختلف کلبوں کے علاوہ پاکستان ویسٹرن ریلوے، برادرز کلب، ویسٹ پاکستان پولیس، پاکستان ایئر فورس چک لالہ، زرعی یونیورسٹی لائل پور۔ اور

کراچی اور راولپنڈی کی کلبیں قابلِ ذکر ہیں۔ کُل چھبیس ٹیموں نے ٹورنامنٹ میں حصہ لیا جو دن کے علاوہ رات کو بھی دونوں کورٹس پر بجلی کی روشنی میں کھیلا گیا۔ کالج سیکشن میں اسلامیہ کالج لاہور، مرے کالج سیالکوٹ اور ٹی۔ آئی کالج ربوہ کی ٹیمیں قابلِ ذکر تھیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مسٹر اے۔ آر۔ البن کیپٹن ویسٹ پاکستان پولیس نے پچھلے سال کی فاتح ٹیم کے کپتان کی حیثیت سے کیا اور مارچ پاسٹ کے وقت سلامی لی۔ اس موقع پر خاکسار نے بحیثیت پرنسپل و صدر سنٹرل ایسوسی ایشن ہوا نے پاکستان اور کالج کا جھنڈا لہرایا۔ ٹورنامنٹ کے موقع پر پوسٹل سٹرائک کی وجہ سے ٹیموں کے فوٹو اور پیغامات دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے Sovenir شائع نہ ہو سکا۔ پیغامات ارسال کرنے والوں میں سے مندرجہ ذیل احباب قابلِ ذکر ہیں:-

۱۔ ملک امیر محمد خاں۔ گورنر مغربی پاکستان
۲۔ خواجہ عبدالحمید۔ ڈائرکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن
۳۔ ونگ کمانڈر ایچ۔ اے۔ صوفی سیکرٹری سپورٹس کنٹرول بورڈ گورنمنٹ آف مغربی پاکستان۔
۴۔ مسٹر ایس۔ ایچ شاہ آنریری سیکرٹری پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن۔
۵۔ پروفیسر خواجہ محمد اسلم پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور۔
۶۔ خواجہ غلام صادق۔ چیئرمین سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن
۷۔ میجر عبدالواحد قریشی۔ رکن پاکستان باسکٹ بال سلیکشن کمیٹی۔
۸۔ سید پناہ علی شاہ۔ انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن
۹۔ مولوی محمد اسلم۔ مالک بڑا دواخانہ لائل پور۔
۱۰۔ خان محمد عادل خان۔ ڈائرکٹر آف سپورٹس پشاور یونیورسٹی۔

اختتامیہ

یہ ہے ایک مختصر سا خاکہ اُن حقیر کوششوں اور ناچیز مساعی کا جو دورانِ سال اساتذہ اور طلبہ نے اس ادارہ کی بہبودی اور اس میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں کیں۔ انسان ایک کمزور ہستی ہے اور اس کی کوششیں خدائے بالا و برتر کی توفیق کے بغیر عمدہ اور شیریں پھل پیدا نہیں کرتیں۔ ہماری کوششوں کا اگر کوئی اچھا نتیجہ پیدا ہوا ہے تو وہ محض خدا تعالےٰ کی توفیق سے۔ اس کی حمد سے ہمارے دل لبریز اور اس کی تسبیح سے ہمارے لب تر ہیں۔

کامیاب طلبہ سے مجھے یہ کہنا ہے کہ حقیقی علم کا ابدی سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے سُنی سنائی باتوں یا درسی کتب سے آپ نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے، جیسے گھڑے یا مشکیزے کا پانی جو اپنے سرچشمہ سے دُور ہو جانے کی وجہ سے مرورِ زمانہ کے ساتھ متعفن، بدبودار اور مضرِ صحت ہو جاتا ہے اگر آپ علم سے محبت رکھتے ہوں تو ضروری ہے کہ آپ کا تعلق علم کے حقیقی سرچشمہ سے ہمیشہ مضبوط رہے۔ پس اپنی عقل اور علم پر تکیہ نہ کرو بلکہ ہمیشہ علامِ حقیقی کے آستانہ پر عاجزی اور انکساری کے ساتھ جھُکے رہو۔ تا اس تعلق کے طفیل تمہارے دلوں سے بھی ہمیشہ مصفّٰی میٹھے اور لذیذ علم کے چشمے پھُوٹتے رہیں۔ اگر تمہارا یہ تعلق اپنے رب سے جو خالقِ کُل اور عالمِ کُل ہے پختہ اور مضبوط رہا تو علم و حکمت کا ایسا خزانہ تمہیں ملے گا جو دنیا کی تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی دولت فانی ہے لیکن علم و حکمت کا جو خزانہ تمہیں ملے گا اس پر فنا نہیں آئے گی۔ پس دُعا اور عاجزی کے ساتھ اپنے محسن، اپنے رب سے بصیرت اور معرفت طلب کرتے رہو۔

یہ بھی نہ بھُولنا کہ انسان علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ خود اس سے فائدہ اٹھائے اور دوسروں کی خدمت کرے۔ حقیقی علم کے حصول کے بعد انسان ہزار بُرائیوں سے بچتا اور بے شمار نیکیوں کی توفیق پاتا ہے۔ اور بڑا ہی بد بخت ہے وہ جسے معرفت تو عطا ہوئی جس نے علم کو حاصل کیا مگر اس کے باوجود وہ غفلت اور گمراہی میں ہی پڑا رہا۔ نہ خود فائدہ اٹھایا نہ دوسروں کی خدمت کر سکا۔

پس ہمیشہ عالم با عمل بننے کی کوشش کرو۔ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور اپنے سایۂ رحمت میں ہمیشہ تمہیں رکھے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

والسّلام

خاکسار

مرزا ناصر احمد

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

درخواستہائے دُعا

• میری اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے بھی بڑی حد تک معذور ہے نیز میرا بیٹا مبارک احمد متعلم ٹی۔ آئی کالج ربوہ بھی بعارضہ بخار بیمار ہے۔

(محمد اسمٰعیل ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

• مکرم حکیم سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب محلہ دارالرحمت کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ (رمضان احمد ظفر ربوہ)

• خاکسار کی لڑکی کی آنکھ کا چھوٹا اپریشن ہوا ہے۔ (خاکسار فضل عمر کوارٹر ۲۴ جی واہ کینٹ)

• میرے خسر محترم ٹھیکیدار نذیر احمد صاحب آف چک ۵۵ ای۔ بی اوکاڑہ کے بائیں بازو اور ران پر سخت چوٹ آئی ہے اور اس وقت اوکاڑہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (مرزا اشرف الدین اشرف اکاؤنٹنٹ کالونی ملز ملز لائل پور)

• منور احمد صاحب ولد چوہدری محمد علی صاحب ضلع منٹگمری طالب علم فضل عمر ہوسٹل میں بیمار ہیں۔ (خاکسار۔ ناصر احمد III - ۹ہم - ۲۳ فضل عمر ہوسٹل ربوہ۔)

• میری نمانی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل مہاجر جموں و کشمیر حال چک جمال ضلع جہلم بخار اور معدہ کی بیماری میں شدید بیمار رہیں اور ملٹری ہسپتال کھاریاں چھاؤنی میں داخل ہیں۔ نیز خاکسار اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔

(محمد صادق ولد سیف علی صاحب محلہ دارالرحمت ربوہ)

• میرے ماموں غلام احمد صاحب چنیوٹ میں دس دن سے بیمار ہیں۔ حالت بڑی خراب ہے۔

(محمد طفیل کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

• میرا بھائی عزیزم مشتاق احمد خاں کراچی میں بیمار ہے۔

(ملک مبارک احمد۔ از لاہور)

• خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ اللہ بیگم سیالکوٹ میں پیٹ میں رسولی کی وجہ سے بیمار ہے اور چند روز میں اپریشن ہونے والا ہے۔

(خاکسار محمد شریف ۱۹۷۔ ڈی بلاک ۲ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی۔ کراچی)

• میرا ایک لڑکا مدثر سعید احمد انجنیرنگ یونیورسٹی میں فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔

(امیر احمد وارڈ ۹ گلی ۳ محلہ نذیر آباد۔ ملتان)

• عزیزہ وحیدہ نوید متعلمہ جماعت نہم مصری شاہ لاہور نے آٹھویں جماعت میں وظیفہ حاصل کیا ہے۔ اور وظیفہ کی رقم ہی سے سب سے پہلے چندہ کی رقم شرح کے مطابق ادا کر دی ہے۔ احباب دعا کریں کہ وہ آئندہ بھی پہلے سے بڑھ چڑھ کر امتحانات میں کامیابی حاصل کرے۔ عزیزہ بعارضہ دائمی نزلہ وکثرتِ عطس (چھینکیں) آنا بیمار رہتی ہے شفایابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(حکیم عبداللطیف شاہد۔ لاہور)

• بندہ کی لڑکی عزیزہ سلیمہ بی بی کراچی کے ہسپتال میں معدے کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے۔

(ماسٹر کمال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملہو کے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ)

• عزیز اقتدار حسین پسر صوبیدار نذر حسین صاحب بعارضہ بخار بیمار ہے۔

(سید شاہ میر احمد اشرف۔ ربوہ)

• عزیز فرزندم میجر منیر احمد کی ترقی کا معاملہ زیر غور ہے۔

(خاکسار: عاگو عبدالقیوم سابق ہیڈ ماسٹر پنشنر)

• عزیز جمال الدین کوئٹہ میں بخار اور پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہے۔

(خاکسار مستری چراغدین۔ فیکٹری ایریا ربوہ)

• گذشتہ چار روز سے میری ہمشیرہ محترمہ پر بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا ہے۔ حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ (محمد اکرام الحق جتیالہ کارپوریشن منٹگمری)

• بذریعہ مشرقی افریقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیزم مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب ایاز انسپکٹر آف سکولز دو ہفتہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں۔

(ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ)

• میری لڑکی اور داماد محمد لطیف صاحب مرزا ولد غلام نبی صاحب مسگر امرتسر والے مورخہ ۲۴ مارچ کو فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔

(مستری عبدالرحمٰن۔ گنج مغلپورہ لاہور)

• خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ مصری شاہ لاہور کی اہلیہ محترمہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر تشویشناک طور پر بیمار ہو گئی تھیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔

(حکیم عبداللطیف شاہد۔ لاہور)

• خاکسار کے لڑکے عزیزم عنایت اللہ کی ایک اپیل ہائیکورٹ میں دائر ہے۔

(خاکسار۔ اللہ دتا نبی سر رود ضلع تھرپارکر)

۴۴

---

۴۲ • حمید الدین صاحب خوشنویس روزنامہ الفضل کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ اور اب وہ روبہ صحت ہیں۔

• مکرم منشی محمد الدین صاحب قادیانی حال سرگودھا ایک عرصہ سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی۔

احباب ان سب کے لئے دُعا فرماویں۔

فوری ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے خواہشمند احباب کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظامت جائداد صدر انجمن احمدیہ میں ایک آسامی مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی خالی ہے جس کو پُر کرنے کیلئے درخواستیں درکار ہیں۔

صحتمند مخلص احمدی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار۔ گرداور۔ قانون گو۔ ۲۰۔ ۷۔ ۱۱ یا ریٹائرڈ احباب اس آسامی کے لئے مع تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ متعلقہ اپنی درخواستیں نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں جلد بھجوا دیں۔ (خاکسار غلام محمد اختر ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تجدید شدہ شیڈول آف ریٹس پرمبنی پرسنٹیج ریٹس ٹنڈر ۳۰ مارچ ۶۵ء کو ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	تکمیل کی مدت
	گروپ "اے"			
۱	انسپکٹر آف ورکس ادکاڑہ کی بیٹ میں چھوٹے چھوٹے انجنیئرنگ اور تعمیراتی کاموں کے گروپ کو مکمل کرنا۔	۵۶۰۰۰/- روپے	۱۱۰۰/- روپے	۶/۶۵ ۳۰ تک
	گروپ "بی"			
۲	انسپکٹر آف ورکس ادکاڑہ کی بیٹ میں چھوٹے چھوٹے انجنیئرنگ اور تعمیراتی کاموں کے گروپ کو مکمل کرنا۔	۸۶۰۰۰/- روپے	۱۸۰۰/- روپے	۶/۶۵ ۳۰ تک

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں نہیں ہیں۔ انہیں ٹنڈر کے حصول کے لئے اپنی دستاویزات ۲۷ مارچ ۶۵ء سے قبل پہنچا دینا ہوں گی۔ دونوں گروپوں میں شامل کاموں کی تفصیلات اور فہرست معہ ٹھیکہ کی شرائط و ضوابط ڈویژنل آفس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۴۲:- میں عائشہ بی بی بیوہ مولا بخش صاحب ڈار۔ مرحوم قوم ڈار کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۱۰ء ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اور میں اس وقت اپنے لڑکوں کے پاس رہتی ہوں۔ مجھے وہ مبلغ دس روپے ماہوار صرف جیب خرچ دیتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ پاکستان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ وصیت کی تاریخ سے چندہ ماہوار ادا کردیا ہے۔ الامۃ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی گواہ شد۔ محمد عیسیٰ جان وصیت نمبر ۶۳۹۰ مکان نمبر ۳/۲-۳۸ ہرکشن روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد شیخ عبدالرشید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوئٹہ معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز شارع اقبال روڈ کوئٹہ

مثل نمبر ۱۷۶۴۳:- میں خدا بخش ولد میاں نبی بخش صاحب قوم بھٹی عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن موضع عینو والی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک بھینس قیمتی ۵۰۰/- روپے ہے میرا گزارہ مبلغ ۱۵/- روپے ماہوار جو بڑے لڑکے محمد انور ریلوے کلرک لاہور کے ماہوار وظیفہ پر ہے۔ علاوہ اس کے اگر بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہٰذا میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں نیز میری ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتا رہوں گا۔ جو کمی بیشی آمد میں ہوگی اس کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا۔ العبد خدا بخش ریٹائرڈ ملازم بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمود احمد بقلم خود بمقام عینو والی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد شریف سیکرٹری مال جماعت عینو والی۔

مثل نمبر ۱۷۶۴۴:- میں مرزا حمید احمد ولد حکیم فیروز الدین صاحب قوم مغل پیشہ تجارت دکانداری عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالصدر غربی الف خانیوال ہاؤس ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ۲۰۰/- روپے نقد ہیں میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد از دکان کریانہ پر ہے جو اس وقت قریباً ۲۵/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد مرزا حمید احمد دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد ملک محمد رفیق ولد ملک علی بخش صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد۔ محمد شریف خان ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان۔ ربوہ۔

مثل نمبر ۱۷۶۴۵:- میں محمد شریف ایم اے ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۲۱ رفروری ۶۴ء ساکن چک ۱۷/۱۴-ایل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تین صد پچاسی روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہونا چاہیئے۔ العبد محمد شریف ایم اے لیکچرار اسلامیات سکنہ چک ۱۷/۱۴-ایل- ضلع منٹگمری حال گورنمنٹ کالج بہاول نگر۔ گواہ شد۔ محمد احمد نعیم ولد فضل الٰہی صاحب حال مربی سلسلہ بہاول نگر۔ گواہ شد۔ محمد طفیل لیکچرار ولد میاں نصیر الدین۔ بہاول نگر

مثل نمبر ۱۷۶۴۶:- میں سید محمد شفیق ولد سید محمد صدیق صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۶۰ء ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری حال سٹوڈنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد بفضل خدا زندہ ہیں میں طالب علم ہوں۔ گورنمنٹ کی طرف سے ۴۵/- روپے ماہوار وظیفہ مقرر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ منظوری وصیت کے بعد ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔ العبد۔ سید محمد شفیق فرسٹ ایر رول نمبر ۱۵۰ تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد علی احمد۔ ابن خدا بخش صاحب کارکن دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ

مثل نمبر ۱۷۶۴۷:- میں علی اکبر ولد کرم بخش صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۵۶ء ساکن کنڈیارو نواب شاہ سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ملازمت پر ہے جس کی ماہوار آمد مبلغ ۵۰ و ۱۲۶ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ ہوگی العبد علی اکبر۔ گواہ شد۔ غلام احمد فرخ ولد میاں غلام قادر صاحب مرحوم مربی حیدرآباد گواہ شد:- ملک محمود احمد ولد ملک علی قدر صاحب وصیت نمبر ۱۶۲۹۷۔

مثل نمبر ۱۷۶۴۸:- میں فقیر محمد ولد ملنگ قوم مغل پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء سکنہ ستھیالہ چک ۵۰ ڈاکخانہ نکہ کیال ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل جو میری ملکیت ہے میری زرعی زمین سوا کنال واقع موضع ستھیالہ ضلع لائل پور میں واقع ہے۔ جس موجودہ قیمت چار ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی زرعی زمین کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ ادا نہ کروں اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری یہ وصیت منسوخ کر دی جائے۔ العبد نشان انگوٹھا فقیر محمد ۲۸/۹/۶۴ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا حفیظا پسر موصی مذکور۔ ۲۸/۹/۶۴۔

دیہاتی احباب کے لئے خوشخبری

تبلیغی ڈھولے بنام "حب جھوک" تیسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے ہدیہ ۳۷ پیسے نیز قادیان سے ملنے والی تمام قدیم و نایاب کتب بھی مل سکتی ہیں بمعہ فہرست کتب طلب کریں فوٹو سیٹ معہ بنیادہ -/۱۲ روپے۔ عبدالعظیم معرفت ظہور احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول (ربوہ)

کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ باہم وحدت ہو

جب تک وحدت نہ ہو قربانی کچھ نہیں کر سکتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک اہم نصیحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی اتحاد کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر کامیابی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وحدت ہو۔ یاد رکھو کہ ترقی کے لئے خیالات و عقائد کے ساتھ عملی وحدت ہو۔ تم میں ہیں جو روپیہ کے معاملے میں زمین کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اتحاد کے قیام کے لئے حقوق کا قربان کرنا ضروری ہوتا ہے۔

جب حضرت معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تو اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہؓ کا یہ فعل درست نہ تھا کیونکہ اسلام میں حکومت میں وراثت نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ باپ اپنے بیٹے کو مقرر کرے بلکہ یہ اختیار اور حق مسلمانوں کا ہے کہ وہ جس کو چاہیں انتخاب کریں۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی اولاد کو ورثہ کے طور پر بادشاہت دے جائے۔ معاویہؓ نے کہا کہ کوئی ہے جو میرے بیٹے سے زیادہ مستحق ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا کپڑا جو بیٹھنے کے لئے اپنی ٹانگوں کے گرد ڈال تھا وہ کھولا اور بات کرنے کے لئے آمادہ ہو کر گردن اٹھائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ ہاں وہ شخص مستحق ہے کہ جس کا باپ اسلام کی طرف سے لڑا اور وہ خود بھی اسلام کی طرف سے لڑا جب کہ تم اور تمہارا باپ کافروں کی طرف سے لڑتے تھے۔ مگر میں اس خیال سے خاموش رہا کہ مسلمانوں میں تفرقہ نہ پڑ جائے یہ وہ شخص ہیں جن کو لوگوں نے خلافت کے لئے اس وقت پیش کیا جب کہ معاویہؓ اور حضرت علیؓ کی جنگ تھی اور تجویز کی گئی تھی کہ حضرت علیؓ کو برطرف کر کے ان کو خلیفہ بنایا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ایسا شخص اگر بولتا تو کئی اسلامی ممالک اس کے ساتھ ہو جاتے مگر اس نے بادشاہت پر نظر نہ کی اور وحدت اور اتفاق کو مقدم سمجھا۔

پھر یہ بات ہے کہ جب تک تم میں منافق ہیں وہ وحدت کے راستہ میں روک ہیں۔ وحدت کے لئے ضروری ہے کہ منافقوں کو نکالا جائے منافق کا سلسلہ سے کاٹنا اپنے اہم فرائض میں سے سمجھو۔ ترقیات کے لئے ضروری ہے کہ منافق کا بھانڈا پھوڑا جائے اور ان کا کھوج لگایا جائے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ صحابہؓ کے وقت میں منافقوں کی ذرا ذرا سی باتیں رسول کریم صلعم کو پہنچتی تھیں اور اس لئے منافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے ھو اذن اس کا تو سارا جسم بھی کان ہی کان بن گیا ہے جب تک معلوم نہ ہو کہ کون کون منافق ہے اتحاد کی نگرانی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہ لوگ فتنہ ڈالتے رہتے ہیں۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے نفسوں کو آمادہ کرو کہ خدا کی طرف سے جو آزمائش آئے اس میں پورے اترو اور اس پر راضی ہو جاؤ۔ ابھی پچھلے دنوں چندوں کے لئے کہا گیا تھا۔ جن لوگوں کے دلوں میں کچھ تکلیف محسوس ہوئی ہے وہ سمجھیں کہ وہ پیچھے ہیں ابھی وقت آتا ہے کہ اس سے زیادہ مانگا جائے گا۔ اور جو لوگ نماز باجماعت میں سست ہیں وہ بھی سمجھیں کہ وہ بہت پیچھے ہیں۔ اور نماز باجماعت میں سستی بھی ایک نفاق کا شعبہ ہے۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ خواہ کوئی قربانی ہو جب تک وحدت نہ ہو وہ قربانی کچھ نہیں کر سکتی اور وحدت کے قیام کے لئے منافقوں کی خبرداری رکھو اور ان کے متعلق اطلاع دو۔ یہ نصیحتیں ہیں۔ ان کو یاد رکھو اور ان پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں کامیاب کرے۔"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۲۲ء)

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

(کلام محمود)

مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ پروگرام میں ضلعی و علاقائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے۔ گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع اصحاب کے تعاون سے مشرقی و مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے تھے اور اراکین مجالس انصار اللہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاص بیداری پیدا ہو گئی تھی۔ امسال ہمیں اور زیادہ توجہ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ مقامات پر اجتماع منعقد کرنے چاہئیں تاکہ جہاں احمدی دوستوں کے لئے تربیت نفس کا موقعہ پیدا ہو وہاں تبلیغ ہدایت کے لئے بھی راستہ صاف ہو۔ چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں۔ اور اجتماعات کا اہتمام فرما دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم میاں معراج الدین صاحب آف بھاٹی دروازہ لاہور انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب میاں معراج الدین صاحب پہلوان آف بھاٹی دروازہ لاہور (برادر اکبر مکرم حکیم سراج الدین احمد صاحب) جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے، مورخہ ۲۲ مارچ ۶۵ء کو صبح دس بجے ۸۵ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اسی روز تیسرے پہر لاہور میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جس میں احمدی اور غیر از جماعت احباب بکثرت شامل ہوئے مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعد ازاں جنازہ بذریعہ بس ربوہ لایا گیا اگلے روز سوا نو بجے صبح محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل مفتی سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

محترم میاں معراج الدین صاحب مرحوم بہت نیک مخلص صابر و شاکر اور بے نفس بزرگ تھے۔ دینی مسائل پر خاصا عبور حاصل تھا اور اصلاح و ارشاد کی غیر معمولی قابلیت اور جوش رکھتے تھے آپ لاہور کے قدیم احمدیوں میں سے تھے ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اور پھر شدید مخالفتوں کے باوجود اپنے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ آمین۔

امراء کرام و صدر صاحبان سے ضروری گزارش

ابھی تک بعض مجالس انصار اللہ میں زعیم انصار اللہ کا انتخاب نہیں ہوا حالانکہ پہلے عہدیداران کی میعاد گزشتہ دسمبر سے ختم ہو چکی ہے۔ زعماء کے انتخابات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ناظمین اضلاع کے انتخابات بھی رکے ہوئے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ امراء کرام و صدر صاحبان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ اگر انہوں نے ابھی تک اپنے ہاں کی مجلس میں انتخاب نہ کروایا ہو تو از راہ کرم فوری طور پر زعیم کا انتخاب کروا کے صدر محترم کی منظوری کے لئے اپنی سفارش کے ساتھ مرکز میں جلد بھجوا دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)